...ض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

...رسالۂ نادر و نایاب مجموعۂ قواعد افادات انتساب مفید

...جملہ سخنوران تحقیق طلب سوم بہ گنجینۂ زبان ہندی و

قواعد المنتخب

از تالیفات علامۂ زمان محقق دوران سرآمد سخنوران فن ہی کمال
حکیم سید ضامن علی صاحب جلال لکھنوی سلمہ اللہ القوی

باہتمام

احقر الانام اسحاق علی علوی

در الناظر پریس واقع لکھنؤ طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الٰہی و نعت رسالت پناہی کے بعد کمترین بندگان ازبردستان ننگ سخنوران باکمال حکیم سید ضامن علی جلال لکھنوی عرض کرتا ہی کہ ہیچمدان کے تالیفات و تصنیفات سے آٹھ کتابین تمام ہندوستان مین شایع ہین کہ ہر ایک اُن مین سے مطبوع طبایع و دلپسند یعنی تمام عالم اُن کا خواہشمند ہے چنانچہ وہ آٹھون کتابین یہ ہین (تنقیح اللغات) (گلشن فیض) (سرمایۂ زبان اُردو) لغت مین ——
(مفید الشعرا) بحث تذکیر و تانیث مین (افادۂ تاریخ) بحث قواعد تاریخ گوئی مین
(شاہد شوخ طبع) اردو کا دیوان اول (کرشمہ گاہ سخن) دیوان دوم ——
(مضمون ہائے دلکش) دیوان سوم۔ اور اب یہ نوین تالیف ہے کہ ایک مختصر سا رسالہ چند قواعد مین زبان ہندی الاصل کے وہ قواعد جو سلف سے آجتک نہین لکھے گئے اور وہ زبان ہندی الاصل جو اُردو مین بھی مستعمل ہے تالیف کیا گیا ہی اور نام اُس کا منتخب القواعد ۱۳۰۴ھ رکھا گیا ہے اور بنا اِس کی صرف دو بابون پر قایم کی گئی ہے اور دیباچہ اس کا مزین و محلی بنام نامی و اسم گرامی و مدح ملازمان سامی اعلیٰ حضرت قدر قدرت سکندر صولت کیوان بارگاہ انجم سپاہ گیتی پناہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ یار وفادار فتح جنگ سپہ سالار نواب مستطاب گردون قباب عالی جناب معلی القاب نواب میر محبوب علی خان محبوب الدولہ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی خسرو دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن و خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کرکے پیشکش بندگان عالی متعالی مطالع عالی ممدوح مذکور کیا جاتا ہی ع گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

قصیدہ فی مدحہ

بجا ہے جتنے مباہات و فخر و ناز کرے
جو مدح گستریِ شاہ سرفراز کرے

وہ شاہِ عرش نشین جسکی سرفرازی پر
زمین فخر کرے آسمان ناز کرے

وہ جم خطاب جو موروں کو دے سلیمانی
وہ آفتاب جو ذرّوں کو سرفراز کرے

خوشا امیر بنا دے فقیر کو جو اسیر
نیازمند کو دم بھر میں بے نیاز کرے

خوش آستانۂ والا کہ بوسہ دین جسے مہر
ملک سلام فلک خم سرِ نیاز کرے

خجستہ خسروِ ہندوستان نظام الملک
حق اُس کا سایہ سرِ خلق پر دراز کرے

جہان پناہ فلک بارگاہ آصفجاہ
ہر اک پل اُنکی ترقی ملک نواز کرے

علی کے قبل ہو محبوب لفظ خان ہو جو بعد
تو نامِ نامی اپنا نشانِ قران کرے

زہے خدیوِ رفیع آستان جہان کیوان
بلند پھر نہ جھکا کر سرِ نیاز کرے

ادب سے قیصر و خاقان کھڑے رہیں جبتک
وہ بیٹھنے کا نہ دربار میں مجاز کرے

کسی کو دیکھے نہ قران شہ میں یوں ہمتا
نگاہِ غور اگر چشمِ امتیاز کرے

نہ کر سکے کبھی پیدا یہ تمکنت پر دتا
ہزار کوئی اماثل میں حرص و آز کرے

اک اور پیشکشِ سامعین کردوں مطلع
کہ وجد خود سخنِ سامعہ نواز کرے

مطلع
جہان پر درِ ایثار اگر وہ باز کرے
کبھی نہ پھر کوئی دستِ طلب دراز کرے

بجا ہے دورِ زمانہ جو عہدِ والا پر
کمال فخر کرے بے حساب ناز کرے

ق
ہوا اک اشارے میں سیدھا سپہر کج رفتار
بگڑ گیا ہو جو بخت اُسکا کارساز کرے

چمکارتی ہی علم ہو کے عدلِ شاہ کی تیغ — قطعہ — بہت دستِ تعدی فلک دراز کرے
یہ دے رہا ہی صدا عہدِ دولتِ بیدار — کہ اب تو فتنۂ خوابیدہ چشم باز کرے
دکھائے آنکھ اگر راہزن کو شحنۂ عدل — بھلا دے راہزنی ترکِ ترکتاز کرے
ہوا جو دادگری کی بندھی ہر روے ہوا — کبھی نہ صید کبوتر کو اڑکے باز کرے
بعید کیا ہی کہ ہیبت سی عدل والا کے — جو دلبری نہ بتون کی نگاہِ ناز کرے
عجب نہین ہے اگر شوخ چشمی خوبان — نظر فریبی ہر دم سے احتراز کرے
جو زیبِ محفلِ خوبان ہون بندگانِ حضور — عجب کرشمے جمال کرشمہ ساز کرے
کسی کی آنکھو مین گھر کرے شکلِ کحلِ بصر — کسی کے دل مین جگہ اپنی بنکے راز کرے
ثنا نگاریِ سلطان کا اب نہین یارا — قصیدہ ختم جلالِ ثنا طراز کرے
رجوعِ قلب و تہِ دل سے ہر سحر ہر شام — اٹھا کے ہاتھ دعا یون پس نماز کرے
اس انجمن مین کرشمہ نمائیان جبتک — نگاہِ شوخ بتان کرشمہ ساز کرے
یہ تا کہ شعبدہ بازی و سحر پردازی — فسون و شعبدۂ چشم نیم باز کرے
تجلیِ رخِ زیبا و جلوۂ سلطان — فروغ بخشیِ خوبانِ دل نواز کرے
نگارِ دلکشِ مطلوب و شاہدِ مقصود — بغل مین شاہ کے رہکر ادا و ناز کرے
ہمیشہ دولتِ پائندہ ہو ترقی پر — تعلیان یوہین اقبالِ دیر باز کرے
صفات اپنے عنایت کرے خدا شہ کو — کہ بے ملال کرے اور بے نیاز کرے

بڑھائے جاہ کو مانند جاہِ اسکندر
حیاتِ خضر صفت عمر شہ دراز کرے

تمام شد

باب پہلا

حروف مفردہ کے محل استعمال اور معانی کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین اور کس کس معنی پر استعمال پاتے ہین

(۱) یہ حرف بشیتر امر حاضر کے بعضے صیغون کے اول مین آکر اور کبھی الفاظ دیگر پر مقدم ہو کر نفی کا فائدہ دیتا ہو اور ہمیشہ مفتوح ہوتا ہو۔ جیسے اٹل۔ امٹ۔ الگ۔ اچھت۔ اچھوتا وغیرہ کہ اٹل اپنی جگہ سے نہ ٹلنے والے۔ اور امٹ۔ نہ مٹنے والے۔ اور الگ۔ کسی سے نہ لگاؤ رکھنے والے کو کہتے ہین۔ اور اچھت۔ اُس شے کو کہتے ہین جو کسی کے تصرف مین نہ آئی ہو۔ اور اچھوتا وہ روپیا پیسا یا کھانا۔ جو نذر خدا و رسول کیا ہو۔ اور درمیان مین مصدر کی جگہ پاکر مصدر لازمی کو متعدی کر دیتا ہو جیسے جلنا کو جلانا۔ ملنا کو ملانا۔ کھانا کو کھلانا دیکھنا کو دکھانا۔ سننا کو سنانا۔ سنورنا کو سنوارنا۔ نکھرنا کو نکھارنا۔ بگھرنا کو بگھارنا۔ اور کبھی درمیان مین دو کلمون کے آکر افادہ ربط و اتصال کا کرتا ہو جیسے جا بجا بھاگا بھاگ مارا مار اندھا دھند مونہا مونہہ وغیرہ مین۔ اور آخر مین صیغہ امر کے ملحق ہو کر امر کو صیغہ ماضی کا کر دیتا ہو۔ جیسے اٹھا بیٹھا۔ کہا سنا۔ لکھا پڑھا وغیرہ اور امر لازمی کو صیغہ امر متعدی کا بنا دیتا ہو۔ جیسے اٹھ کو اٹھا بدون تشدید کے۔ بیٹھ کو بٹھا دیکھ کو دکھا۔ سن کو سنا بن کو بنا۔ من کو منا۔ اور کبھی تعدیہ امر لازمی کے واسطے لفظ کے درمیان مین آجاتا ہو جیسے تن سے تان۔ چھن سے چھان۔ من سے مان۔ ٹل سے ٹال۔ کٹ سے کاٹ بگڑ سے بگاڑ۔ نکل سے نکال۔ ابھر سے ابھار مین۔ اور کبھی الف آخر مین بعض کلمات کی صفت کے واسطے آتا ہو جیسے اونچا نیچا۔ بلند و پست کے معنی پر کہ

اونچ نیچ کے آخر مین الف صفت کا لگا دیا گیا ہے۔ اور کبھی آخر مین بعضے اسما
کے فاعلیت اور نسبت کے واسطے لایا جاتا ہی جیسے پیا سا۔ بھوکا۔ سچا۔ جھوٹا وغیرہ
مین اور دوڑا۔ نچوڑا۔ جوڑا۔ توڑا۔ بھنگا۔ تینگا وغیرہ مین اور آخر اسما مین اکثر علامت
تذکیر اسم کی بھی ہوتا ہی۔ جیسے بھینسا۔ بکرا۔ مرغا۔ بھیڑا وغیرہ مین اور کہین فائدہ آخر
اسما مین کلانی اور بڑے پن کا بھی دیتا ہی۔ جیسے گھنٹا۔ مٹکا۔ ٹوکرا وغیرہ مین۔ اور
نون کے ساتھ آخر مین اُن اسمائے مونثہ کے جن کے آخر مین یاے معروف ہو جمع
کے لیے آتا ہی جیسے دری کی جمع دریان۔ گھڑی کی جمع گھڑیان۔ شطرنجی کی جمع
شطرنجیان۔ چاندنی کی جمع چاندنیان آتی ہین۔

ب ۔ یہ حرف بھی آخر مین بعضے الفاظ کے افادہ مصدریت کا کرتا ہی۔ جیسے ملاپ
تاپ۔ آپ۔ دھاپ۔ مہر چھاپ۔ تڑپ۔ جھڑپ۔ دوڑ دھوپ مین تنبیہ آگے حروف
سے لیکر ہ کے حرف تک جو اس رسالہ مین جابجا یہ لکھا گیا ہی کہ فلان حرف آخر مین
الفاظ کے افادہ معنی مصدری وغیرہ کا کرتا ہی اس سے مولف مستہام کی یہ مراد نہین
ہی کہ سب جگہ محض حروف مذکورہ ہی مصدریت وغیرہ کا افادہ کرتے ہین بلکہ یہ مراد
ہی کہ بعضے مقامات پر محض حروف مذکورہ اور بعضے مقامون پر تمام لفظ بہیئت مجموعی مصدریت
وغیرہ کا فائدہ دیتا ہی کس واسطے کہ کہین حروف مذکورہ آخر الفاظ مشلہ مین زاید ہین اور
کہین اصلی۔ پس جہان زائد ہین وہان محض حروف مذکورہ مصدریت وغیرہ کا
فائدہ دیتے ہین اور جہان اصلی ہین وہان تمام لفظ بہیئت مجموعی معنی مصدری
وغیرہ پر دال ہی۔ جیسے فارسی مین مثلاً ساخت تاخت۔ آمد۔ آورد۔ سوز گداز۔ بوو باش
تراش وخراش کے آخر مین باوجودیکہ ت۔ د۔ ز۔ ش اصلی ہین لیکن یہ سب لفظ

بہیئت مجموعی معنی مصدری پر دلالت کرتے ہین۔ فتامل۔

ت۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آخر مین اگر فائدہ معنی مصدری کا دیتا ہی۔ جیسے لاگت۔ رنگت۔ سنگت۔ منت۔ چاہت۔ بادشاہت۔ کھپت۔ بنت۔ بچت۔ چلت پھرت وغیرہ مین اور بڑھنت۔ گڑنت۔ اڑنت۔ لپٹنت وغیرہ مین۔

ٹ۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہی۔ جیسے بناوٹ۔ بساوٹ۔ سجاوٹ۔ رکاوٹ۔ گلاوٹ۔ لگاوٹ۔ گھلاوٹ۔ وغیرہ مین۔ اور کاٹ چاٹ وغیرہ اور کاٹ چھانٹ۔ لاگ ڈانٹ وغیرہ اور الٹ پلٹ۔ ڈانٹ ڈپٹ۔ کایا پلٹ وغیرہ مین اور چھوٹ لوٹ وغیرہ مین واو معروف سے اور کھوٹ لوٹ وغیرہ مین واو مجہول سے اور لپیٹ۔ سمیٹ وغیرہ مین یاے مجہول سے

ج۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے جیسے۔ اوبج۔ گرج۔ کہ اوبجنا۔ اور گرجنا کے محل پر بولا جاتا ہی اور کھوج۔ کہ جستجو کرنے کے معنی پر آتا ہے۔

چ۔ یہ حرف بھی آخر الفاظ مین فائدہ مصدریت کا دیتا ہی جیسے۔ جانچ۔ رچ سوچ۔ اونچ۔ نیچ۔ وغیرہ مین۔

د۔ یہ حرف بھی آخر مین الفاظ کے مصدریت کے واسطے آتا ہے جیسے اچھل کود اچھلنے کودنے کے معنی پر۔

ڈ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین معنی مصدری پیدا کرتا ہی جیسے گھمنڈ۔ بھڑبھنڈ وغیرہ مین۔

ر۔ یہ حرف بھی بعضے کلمات کے آخر مین مصدریت کا افادہ کرتا ہی جیسے بھگدر

اور کھا یعنی کھنگھار، چھیر بھار، گھیر گھار وغیرہ مین اور کبھی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہی جیسے ادّھر وسط ہوا کے معنی پر منسوب بہ نصفت و نیم
شور برگی ۱۲

ڑ۔ یہ حرف بھی کلمات کے آخر مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہی۔ جیسے بھبگڑ بھاگنے کے معنی پر اور اکھاڑ۔ پچھاڑ۔ بگاڑ۔ جھیڑ چھاڑ وغیرہ مین اور نسبت کیواسطے بھی آتا ہی جیسے اندھڑ منسوب آندھی کی طرف۔

س۔ یہ حرف بعض الفاظ کے اول مین آکر خوب اور نیک کے معنی کا فائدہ بخشتا ہی اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہی جیسے سُڈول، سُجیل، سُگند، سُگھڑ۔ اور آخر مین آکر معنی مصدری کا فائدہ بخشتا ہی جیسے مٹھاس، کھٹاس، انچاس، بنجاس، متاس، ہگاس، پیاس اور تیس، گھٹس، لٹس وغیرہ مین کہ تیس مُردے پر ماتم کرنے کو کہتے ہین۔ اور گُھٹس جا سے تنگ و تاریک مین نفس کے تنگی کرنے اور دم کے بند ہو جانے کو اور لُٹس غارتگری و تاراج کو کہتے ہین۔

ک۔ یہ حرف ابتداے الفاظ مین آکر خلاف کے معنی کا فائدہ دیتا ہی اور ہمیشہ مضموم ہوتا ہی۔ جیسے کُڈھب۔ خلاف طور کے معنی پر آتا ہی۔ اور گمراہ خلاف راہ کے محل پر بولا جاتا ہی۔ اور کُڈھنگا۔ اس شخص کو کہتے ہین جسکے افعال خلاف دستور ہون۔ اور آخر کلمات مین جگہ پاکر معنی مصدری کا افادہ کرتا ہی جیسے اُٹھک بیٹھک۔ ٹھنڈک۔ سیلاک۔ گنجلاک۔ بکبک۔ بھاپ۔ بھنک۔ چھڑک۔ لگڑک۔ چمک لچک۔ اور بھوک، چوک، روک، ٹوک۔ جھانک جھونک وغیرہ مین۔ اور کبھی تصغیر کے لیے آتا ہے جیسے ڈھولک کہ چھوٹے سے ڈھول کو کہتے ہین۔ اور تنک کہ قلیل سی سیاہی
واؤ معروف ۱۲ — واؤ مجہول ۱۲ — واؤ معروف ۱۲

کو بولتے ہین۔ اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے پالک مین کہ یہ پالک اُس

لڑکے کو کہتے ہین جو منسوب ہوتا ہے اپنے صُلبی اور تنگی اولاد کی طرف۔

گ یہ حرف بھی آخر کلمات مین مصدری معنی پیدا کرتا ہے جیسے جاگ جاگنے کے معنی پر اور لاگ۔ لگاؤ کے معنی پہ اور بھاگا بھاگ۔ بھاگنے کے معنی پر آتا ہے۔

ل۔ یہ حرف مصادر کے درمیان مین کہین تعدیہ صرف کے واسطے آتا ہے جیسے پینا سے پلانا۔ جینا سے جلانا۔ دینا سے دلانا۔ کھانا سے کھلانا۔ وغیرہ اور کہین قبل الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے۔ جیسے۔ دکھانا سے دکھلانا بتانا سے بتلانا۔ بٹھانا سے بٹھلانا۔ سکھانا سے سکھلانا۔ لکھانا سے لکھلانا۔ پس ظاہر ہے کہ اگرچہ دکھانا۔ بتانا سکھانا وغیرہ مین بھی تعدیہ ہے مگر دکھلانا۔ بتلانا۔ وغیرہ مین لام نے آکر تعدیہ کو موکد کر دیا ہے۔ الحاصل ان مصادر مین لام زائد اور بیکار نہین ہے فائدہ تعدیہ کی تاکید کا دیتا ہے۔ فتامل۔

(تنبیہ) یہ جو بعضے فصحاے متاخرین ان مصادر مین لام کو اپنے نزدیک زائد و بیکار سمجھکر اُن کے استعمال ہی سے نظم و نثر مین مانع ہین اُن کی غلط فہمی ہے۔ ہرگز یہان لام زائد و بیکار نہین ہے۔ ہان خود اُن کو اپنے مقام پر اُن مصادر کے استعمال کے ترک کر دینے کا اختیار ہے۔ کہ ہر ایک اپنے طور پر اخذ و ترک الفاظ کا مختار ہے اور آخر الفاظ مین مصدریت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بول چال۔ دیکھ بھال وغیرہ مین۔ اور کبھی نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے بوجھل گھٹیل موٹل وغیرہ مین۔

ن۔ یہ حرف بعضے کلمات کے آغاز مین نفی کے واسطے آتا ہے اور ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے نبل۔ نڈر۔ نچلا۔ نکما۔ موٹہا۔ نہتھا۔ نگوڑا۔ نکھٹو۔ نناوان وغیرہ مین اور آخر الفاظ مین کبھی مصدریت کے معنے ظہور مین لاتا ہے۔ جیسے اُدھیڑ بُن۔ تن پھُن

اور الجھن ۔ اینٹھن ۔ تڑپن ۔ جلن ۔ سوجن ۔ بھڑکن ۔ دھڑکن ۔ وغیرہ مین ۔ اور کبھی نسبت کے لیے آتا ہی جیسے سہاگن ۔ ناگن وغیرہ مین ۔ سہاگ ۔ اور ناگ کی طرف منسوب اور کبھی تانیث کا فائدہ دیا تا ہی ۔ جیسے بھنگیڑن ۔ تیلن ۔ جوگن ۔ دھوبن ۔ مالن وغیرہ مین ۔ اور آخر مین اُن اسماء مونثہ کے کہ جن کے آخر مین کلمہ یا ہو جمع کے لیے آتا ہے جیسے پنکھیا کی جمع پنکھیان ۔ جانگیا کی جمع جانگیان ۔ ڈبیا کی جمع ڈبیان ۔ پڑیا کی جمع پڑیان ۔ گڑیا کی جمع گڑیان ۔ چڑیا کی جمع چڑیان ۔ بڑھیا کی جمع بڑھیان ۔ ہنڈیا کی جمع ہنڈیان آتی ہین اور کبھی یہ نون لفظ کے درمیان مین قبل جمع کے واو نون کے زائد بھی آجاتا ہی جیسے لفظ دونون مین اور اسے نون وقایہ بھی کہہ سکتے ہین ۔ چنانچہ نون وقایہ الفاظ عربیہ مین اکثر آیا ہی ۔

و ۔ یہ حرف تین طرح پر آتا ہی ۔ یعنی واو کی تین قسمین ہین ۔ معروف ۔ مجہول ۔ موقوف پس واو معروف بعضے کلمات واسما کے آخر مین کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے جھگڑالو ۔ لگو ۔ ہگو ۔ للو ۔ بندھو ۔ نکو ۔ جھاڑو ۔ وغیرہ مین اور کبھی فائدہ مفعولیت کا دیتا ہی جیسے پالو کہ پرورش یافتہ جانور کے معنی پر بولا جاتا ہی اور کبھی تذکیر اسم کا فائدہ بخشتا ہی جیسے اَلو ۔ کلو ۔ بدھو ۔ نتھو ۔ ملھو ۔ چھجو ۔ منو ۔ مجگنو وغیرہ مین اور واو مجہول آخر اسما مین کبھی تانیث اسم کا فائدہ دیتا ہی ۔ جیسے بنو ۔ کلو ۔ بدھو ۔ رمو ۔ گھمو ۔ ممو ۔ تلو ۔ للو ۔ وغیرہ مین ۔ اور کبھی مصدریت کا فائدہ دیتا ہی ۔ جیسے تتو تھمبو ۔ للو پتو ۔ اور کبھی جملہ اسماے مذکر و مونث دونون کے آخر مین درحالیکہ وہ اسما مخاطب ہون (عورتون کے محاورہ مین زنان کو کہتے ہین ۱۲) (تسکین دلاسا ۱۲) جمع کے لیے آتا ہی بدون نون کے جیسے مومنو ۔ کافرو ۔ زاہدو ۔ مطربو ۔ غنچو ۔ بلبلو ۔ قمریو ۔ بچو ۔ گلو ۔ لوگو ۔ دوستو وغیرہ مین ۔ اور فعل امر حاضر کے آخر مین بھی آکر فائدہ

جمع کا دیتا ہی۔ جیسے آؤ جاؤ۔ اُٹھو۔ بیٹھو۔ دیکھو۔ سُنو۔ روؤ۔ سوؤ۔ ڈھونڈو۔ کھوؤ۔ وغیرہ مین۔ اور نون کے ساتھ بھی آخر اسما مین جمع کے واسطے آتا ہی درحالیکہ وہ اسما غائب ہون حاضر نہ ہون۔ جیسے مومنون کو۔ زاہدون کو۔ بلبلون مین۔ قمریون مین۔ بتون سے۔ گلون سے۔ مطربون کے۔ مغنیون کے۔ اور واؤ موقوف کی شناخت یہ ہے کہ آخر مین اُن اسما کے واقع ہوتا ہے جن مین اس واؤ کے قبل الف واقع ہو۔ جیسے بھاؤ۔ تاؤ۔ گاؤ۔ ناؤ۔ ہواؤ وغیرہ مین اور کبھی امر کے بعضے صیغون کے آخر مین آکر اُنھین مصدر کر دیتا ہے۔ جیسے بناؤ۔ بہاؤ۔ بجاؤ۔ بچاؤ۔ جماؤ۔ دکھاؤ۔ کھنچاؤ۔ لگاؤ۔ رکاؤ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ بننا۔ بہنا۔ بجنا۔ بچنا۔ جمنا۔ دکھنا۔ کھنچنا۔ لگنا۔ رُکنا کے معنی پر آتے ہین۔ اور کبھی آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہی۔ جیسے پچھیاؤ۔ بادِ مغربی کے معنی پر منسوب پچھم کی طرف۔ اور حرف واؤ بعضے مصادر متعدی کے درمیان مین۔ بعد الف تعدیہ کے آکر فائدہ تعدیہ در تعدیہ کا دیتا ہے جیسے۔ اُٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا۔ لکھوانا۔ کھنچوانا۔ وغیرہ کہ اُٹھانا۔ بنانا۔ پڑھانا وغیرہ متعدی بیک مفعول تھے۔ اب اُٹھوانا۔ بنوانا۔ پڑھوانا وغیرہ متعدی بدو یا سہ مفعول ہو گئے

تنبیہ۔ بعضے وہ مصادر جو صرف الف تعدیہ ہی کے آنے سے متعدی بدو مفعول ٹھہرتے ہین فی زماننا متروک الاستعمال ہین۔ یعنے فصحاے متاخرین اُن کو نہین استعمال کرتے۔ جیسے سِلانا۔ سینا۔ کا متعدی کٹانا۔ کٹنا۔ کا متعدی کھنچانا۔ کھنچنا کا متعدی۔ لکھانا۔ لکھنا کا متعدی بدو مفعول۔ پس اِن کے تمام مقام پر وہی مصادر جو الف اور واو دونون کے لانے سے متعدی بدو مفعول ہو جاتے ہین

بولے جاتے ہین۔ یعنی کٹ نا کے محل پر کٹوانا۔ کھنچانا کے محل پر کھنچوانا۔ لکھانا کے محل پر لکھوانا۔ سلانا کے محل پر سلوانا بولا جاتا ہی اور یہ حرف کبھی مخلوط التلفظ بھی ہوتا ہی جیسے سُوانگ۔ مانگ کے وزن پر یعنے سوانگ کا واو لکھا تو جاتا ہی لیکن وزن مین نہین آتا ہی۔

ہ۔ یہ حرف بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہی جیسے بُوجھ۔ سوجھ اُونگھ۔ اُٹھ بیٹھ۔ وغیرہ مین کہ یہ سب الفاظ مصدر کے معنی پر بھی آتے ہین اور یہ حرف کبھی بعضے حرف کے ساتھ مخلوط ہو کر بھی بولا جاتا ہے یعنی اچھی طرح تلفظ مین نہین آتا۔ جیسے ہاتھ۔ ساتھ۔ لکھا۔ پڑھا۔ اچھا۔ چھپا۔ کنگھی۔ بدھی۔ بھی وغیرہ مین اور ایسی ہے کو ہاے مخلوط التلفظ کہتے ہین کہ وزن مین نہین آتی۔ اور یہ ہے مختص ہی زبان ہندی الاصل کے ساتھ جیسے ہاے مختفی مختص ہی زبان فارسی کے ساتھ اور یہ ہاے مخلوط التلفظ درمیان مین الفاظ کے یا آخر مین آتی ہی۔

ی۔ اس حرف کے بھی تین قسمین ہین۔ معروف۔ مجہول۔ موقوف۔ پس یاے معروف کبھی الفاظ کے آخر مین آ کر افادہ معنی مصدری کا کرتی ہے جیسے چوڑائی۔ لنبائی۔ گہرائی۔ برائی۔ بھلائی۔ اونچائی۔ نیچائی۔ گلائی۔ سمائی۔ بیچینی بیرخی۔ آپادہاپی۔ ہماہمی۔ ہنسی۔ دل لگی۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی فاعلیت کے معنی کا فائدہ دیتی ہی جیسے تنبولی۔ تیلی۔ دُھوبی۔ گندھی وغیرہ مین کہ تنبولی پان بیچنے والے کو۔ اور تیلی تیل بیچنے والے کو اور دُھوبی کپڑے دُھونے والے کو اور گندھی عطر اور پھلیل بیچنے والے کو کہتے ہین۔ اور کبھی نسبت کا فائدہ بخشتی ہے جیسے دہانی۔ چنبئی۔ بسنتی۔ فالسائی۔ گلابی۔ سُنہری وغیرہ

مین کہ ہر ایک اُن مین سے اک رنگ خاص کا نام ہی۔ اور کبھی اسما
وافعال دونون کے آخر مین آکر تانیث اسم اور تانیث فاعل ومفعول کی
علامت ہوجاتی ہی۔ جیسے اندھی۔ لنگڑی۔ گونگی۔ ہرنی۔ گھوڑی۔ گدھی
وغیرہ مین علامت تانیث اسم کی ہے۔ اور اُٹھی۔ بیٹھی۔ آئی۔ گئی
دیکھی۔ کہی۔ سُنی وغیرہ افعال مین علامت تانیث فاعل ومفعول
کی ہے۔ اور یائے مجہول آخر مین اُن اسما ومصادر کے آکر جن کے
آخر مین الف ہو علامت امالہ اسم ومصدر کی قرار پاتی ہے۔ جیسے بیلے
کا پھول۔ موتیے کا عطر۔ اور جیسے آنے کا وقت۔ جانے کا محل
اور آخر مین فعل امر حاضر کے دخل پاکر امر حاضر کو صیغہ امر غائب کا بنا دیتی ہی۔
جیسے کوئی حکم دے کہ فلان شخص۔ فلان مقام سے اُٹھے۔ اور فلان شخص
فلان جگہ بیٹھے۔ اور فلان شخص فلان مقام سے آئے۔ اور فلان شخص
فلان جگہ جائے یا روئے یا سوئے۔
تنبیہ۔ یہ جو آئے۔ جائے۔ پائے۔ کھائے۔ لائے وغیرہ۔ یا روئے
دھوئے۔ سوئے وغیرہ مین کبھی بجائے ہمزہ واو بھی بولتے ہین۔ اور لکھتے
ہین۔ جیسے آوے۔ جاوے۔ پاوے۔ روئے۔ سووے۔ دھووے
مولف کے عندیہ مین نہایت غیر فصیح بلکہ غیر صحیح ہے۔ اور ہو جو باش یا باشد کا
ترجمہ ہی اسکے بعد تو واو اور ے دونون کے لانیکی کوئی ضرورت ہی نہین ہی کہ
فقط ہو پر مدعا تمام ہوجاتا ہی اور واو۔ ے زائد ٹھہرتے ہین۔ جیسے اِس
شعر مین کسی کے ؎

گل وہ کھاؤں کہ چمن محو تماشا ہووے   دیکھنے کا اُسے کچھ ذوق تو پیدا ہووے

یہاں ہو کے آخر مین واؤ اور یی کے بڑھانیکی کچھ حاجت نہ تھی مطلب ہو ہی پر تمام ہو گیا تھا۔ پس یہی وجہ ہے کہ ہووے کو متاخرین نے ترک کر دیا ہی ہرگز اپنے کلام مین ہووے نہیں لاتے ہین۔ اور یہ جو ہو کے آخر مین کبھی ہمزہ اور یی بڑھا کر ہوئے بولتے ہین بلکہ شعرا روئے سوئے۔ دھوئے وغیرہ کا قافیہ بھی گردانتے ہین۔ یہ مؤلف کے نزدیک زوائد مین کیسا محض غلط ہی۔ اور کبھی یائے مجہول اُس اسم کے آخر مین کہ جس کے آخر مین الف ہو۔ اور فعل واحد ماضی مذکر کے آخر مین آکر جمع اسم و جمع فاعل و مفعول کی علامت بنجاتی ہی۔ جیسے تماشا۔ کی جمع تماشے۔ دلاسا کی جگہ دلاسے۔ بتاسا کی جمع بتاسے۔ جنگلا کی جمع جنگلے بنگلا کی جمع بنگلے۔ کوٹھا کی جمع کوٹھے۔ اور جیسے اُٹھا اور اُٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع اُٹھے۔ اور اٹھائے گئے اور بیٹھا اور بٹھایا گیا کے فاعل اور مفعول کی جمع بیٹھے۔ اور بٹھائے گئے۔ اور دیکھا اور دکھایا گیا کے فاعل و مفعول کی جمع دیکھے اور دکھائے گئے آتی ہی۔ اور کبھی یائے مجہول نون کے ساتھ آخر مین اُن اسمائے مؤنثہ کے کہ جن کے آخر مین یائے معروف نہ ہو جمع کے لیے آتی ہی۔ جیسے رسم کی جمع رسمین قسم کی جمع قسمین۔ بات کی جمع باتین۔ رات کی جمع راتین۔ صورت کی جمع صورتین۔ مورت کی جمع مورتین۔ مرچ کی جمع مرچین۔ کرچ کی جمع کرچین آنکھ کی جمع آنکھین۔ بھون کی جمع بھوین۔ پلک کی جمع پلکین۔ ہوا کی جمع ہوائین۔ جفا کی جمع جفائین۔ ادا کی جمع ادائین۔ ناؤ کی جمع ناوین۔ گاؤ

کی جمع گاوین۔ راے کی جمع رائین۔ گاے کی جمع گائین۔ اور کبھی یاے مجہول اُن اسماے مذکر کے بھی آخر مین کہ جن کے آخر مین لفظ وان ہو جمع کے واسطے لائی جاتی ہے جیسے جھانوان کی جمع جھاوین۔ پرچھانوان کی جمع پرچھادین۔ کنوان کی جمع کنوئین۔ دھوان کی جمع دھوین آتی ہی۔ اور یاے موقوف کی شناخت یہ ہے کہ آخر مین اُن افعال و اسما کی آتی ہے جن مین قبل اِس کے کہ الف واقع ہو یا واو مجہول جیسے آئے جائے پائے وغیرہ مین یا روئے سوئے کھوئے وغیرہ مین یا جیسے گائے اور ہائے مین۔ اور یہ حرف یعنی حرف یاے تحتانی کبھی بعضے حروف کے ساتھ مخلوط ہوکر بھی بولا جاتا ہی یعنے اچھی طرح تلفظ اور وزن مین نہین آتا ہے۔ جیسے بیاہ۔ پیار۔ پیاز۔ پیاس۔ سیان۔ دھیان میان وغیرہ مین کہ اِن سب کو فصحاے متاخرین فاع کے وزن پر بولتے ہین۔ فعول کے وزن پر نہین بولتے۔ اور اس طرح کی ے یعنی یاے مخلوط التلفظ مختص ہی زبان ہندی الاصل کے ساتھ اور درمیان ہی الفاظ کے آتی ہے۔

باب دوسرا

بعضے الفاظ ہندیہ کے بیان مین کہ کہان کہان آتے ہین اور کن کن معنی پر استمال پاتے ہین

(آت) یہ کلمہ آخر کلمات مین معنی مصدری کا فائدہ دیتا ہو۔ جیسے برسات بہتات وغیرہ مین۔

(آر) یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین افادہ مصدریت کا کرتا ہو۔ جیسے بھنکار پھنکار کھنکار۔ وغیرہ مین اور کبھی فاعلیت کا فائدہ دیتا ہو جیسے۔ سُنار۔ لہار وغیرہ مین۔

(آل) یہ کلمہ آخر الفاظ مین معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہو جیسے دہقال کہ دہم دہم کی آواز کی طرف منسوب ہے اور سُسرال کہ منسوب بخانۂ خسر ہو اور کلال کہ کلوار اک قوم ہو شراب فروش اُس کی طرف منسوب ہو اور گلال کہ اُس سُرخ چیز کے معنی پر ہے جس کو ہنود باہم ہولی مین ایک دوسرے پر ڈالتے ہین منسوب بہ گل سُرخ۔

(آن) باعلان نون اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر مصدریت کا اظہار کرتا ہو جیسے اُٹھان۔ اُڑان۔ اُنچان۔ نچان۔ چوڑان۔ لنبان۔ چھان بنان وغیرہ مین۔

(اَن) اک کلمہ ہو کہ بعضے کلمات کے اول مین آکر فائدہ نفی کا دیتا ہو اور مفتوح ہوتا ہو۔ جیسے اَن پڑھ۔ انجان۔ انگھڑ۔ انگنا۔ انکھی۔ انمل۔ انملا۔ انمول۔ انہونی وغیرہ کہ اَن پڑھ۔ کا ناخواندہ پر۔ انجان کا نہ جاننے والے پر۔ انگھڑ کا نادرست چیز پر

اَنمل - کا میل نکرنے والی شے پر - اَنملا کا نہ ملنے والے شخص پر - اَنگنا - کا جو شے شمار مین نہ آئے اُس پر - اَنگھی - کا سخن ناگفتہ بہ پر - اَنہونی کا امر ناشدنی پر اطلاق کرتے ہین -

(اَدھ) اک کلمہ ہو کہ بعضے کلمات پر مصدر رہو کر نصف اور نیم کے معنی کا فائدہ دیتا ہو جیسے اَدھ کچرا - اَدھ گلا - اَدھ کچلا - اَدھ موا - وغیرہ مین کہ اَدھ کچرا اور اَدھ گلا - نیم خام کو اور اَدھ کچلا - نیم کوب کو اور اَدھ موا نیم جان کو کہتے ہین -

(بے) یہ کلمہ بعضے کلمات کے اول مین ملحق ہو کر بدون اور بغیر کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بےچین - بیڈھب - بیڈھنگا - بے روپ - بےکل - وغیرہ مین -

تنبیہ - یہ لفظ فارسی مین بھی اِسی محل اور انھین معنی پر آتا ہو - مانند بیجا بے سود - بیکار - وغیرہ کے پس مشترک ہو ہندی اور فارسی مین -

(پا) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ پاکر کبھی معنی مصدری کا فائدہ دیتا ہو - جیسے بڑاپا - چھٹاپا - جلاپا - دُبلاپا - مٹاپا - کٹناپا - وغیرہ مین - اور کبھی وقت اور زمانے کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے - جیسے بُڑھاپا - رنڈاپا وغیرہ مین -

(پن اور پنا) اک کلمہ ہو کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر افادہ مصدریت کا کرتا ہو - جیسے بچپن - بانکپن - لڑکپن - ڈھیٹ پن - بھولاپن - تراپن - شہدپن وغیرہ اور جیسے بچپنا - بانکپنا - لڑکپنا - ڈھیٹ پنا وغیرہ مین -

(تا) اک کلمہ ہے کہ امر حاضر کے صیغون کے آخر مین آکر اُن کو ماضی تمنائی کر دیتا ہے - جیسے آتا - جاتا - اُٹھتا - بیٹھتا - کھاتا - پیتا - روتا - سوتا - جاگتا - وغیرہ

مین چنانچہ کہتے ہین کہ فلان شخص فلان مقام سے آتا یا جاتا - تو خوب تھا - یا فلان شخص فلان جگہ سے اُٹھتا - یا فلان مقام پر بیٹھتا تو مناسب تھا - اور کبھی صیغہ فاعل کا بنا دیتا ہے - جیسے آتا - جاتا آئندہ اور روندہ کے معنی پر اور اُٹھتا بیٹھتا - خیزندہ و نشیندہ کے معنی پر - اور گرتا پڑتا افتان خیزان کے معنی بولا جاتا ہی - اور کلمہ تا لفظ ہوا کے ساتھ آخر صیغہ امر مین ملحق ہوکر اُس کو فاعل حالیہ کے معنی پر کر دیتا ہی - جیسے آتا ہوا - جاتا ہوا - روتا ہوا - سوتا ہوا - کھاتا ہوا پیتا ہوا - یعنی درحالیکہ چلا آتا ہی - چلا جاتا ہی رو رہا ہے - سو رہا ہے - کھا رہا ہے - پی رہا ہے - اور کلمہ تا لفظ ہے کے ساتھ آخر صیغہ امر مین داخل ہوکر اُس کو صیغہ زمانہ حال یعنی موجود کا کر دیتا ہی - جیسے آتا ہی جاتا ہی - گرتا ہی - ڈرتا ہی - روتا ہی - سوتا ہی - کھاتا ہی - پیتا ہی وغیرہ مین -

(جا) اک کلمہ ہے کہ بیشتر اُس کو مصدر مین قبل علامت مصدری یعنے تا کے تاکید فعل کے واسطے لاتے ہین جیسے آجانا - پا جانا - کر جانا - مر جانا اڑجانا - گڑجانا - اُٹھ جانا - بیٹھ جانا - وغیرہ مین کہ جا یہان سوائے تاکید فعل کے اور کوئی معنی نہین دیتا - اور یہی صورت ہے کلمہ دے - اور لے کی کہ یہ بھی مصدر مین قبل علامت مصدری کے محض تاکید فعل ہی کے لیے آتے ہین جیسے بھر دینا - کر دینا - اُٹھا دینا - بٹھا دینا - وغیرہ مین یا جیسے بھر لینا - کر لینا - اُٹھا لینا - بٹھا لینا - وغیرہ مین

(دان) با علان نون اک کلمہ ہے کہ آخر مین بعضے اسما کے ملحق ہوکر افادہ ظرفیت کے معنی کا کرتا ہے - جیسے اوگالدان - پاندان - پیکدان - خاصدان

وغیرہ مین۔

تنبیہ - یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے مانند تابدان۔ دیگدان قلمدان۔ نمکدان۔ وغیرہ کے۔ لیکن فارسی مین باخفاے نون آتا ہی اور ہندی مین باعلان نون۔

(دانی) یہ کلمہ بھی آخر اسما مین آکر فائدہ ظرفیت کا دیتا ہے جیسے بینی دانی۔ تلیدانی۔ سُرمیدانی۔ ناسدانی۔ وغیرہ مین۔

(را) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے جیسے ادھورا۔ آدھے کی طرف منسوب۔ اور لنڈورا۔ لُنڈ۔ مُنڈ۔ آدمی کی طرف منسوب۔ اور چٹورا۔ چاٹ جانے والے یعنے ذائقہ زبان کی پرورش کرنے والے آدمی کی طرف منسوب۔ اور سُٹھورا۔ وہ طعام زچہ جس مین سونٹھ پڑتی ہی سونٹھ کی طرف منسوب۔ اور کبھی فاعلیت کے واسطے لایا جاتا ہی جیسے ہتیارا۔ ہتیا لینے والے کو کہتے ہین یعنے کسی کا خون اپنی گردن پر لینے والا۔

(ڑا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین فاعلیت کے معنی پیدا کرتا ہی جیسے بھگوڑا۔ ہگوڑا۔ مُتوڑا وغیرہ مین واو مجہول سے۔

(سا) یہ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین تشبیہ کے لیے آتا ہی جیسے تم سا ہمسا تجھسا۔ مجھسا۔ ایسا۔ ویسا۔ جیسا۔ کیسا وغیرہ مین۔

(سال) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین جگہ اور مکان کے معنے کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ٹکسال۔ کھندسال۔ پنسال۔ وغیرہ مین کہ ٹکسال۔ دار الضرب کو

کہتے ہین جہان پیسا روپیا اشرفی بنائین اور کھنڈ سال۔ وہ مکان یہان شکر وغیرہ بنتی ہے اور پنسال وہ جگہ جہان ہمواری زمین کی شناخت کے لیے پانی جاری کرکے پیمائش کرتے ہین۔

(کا) یہ کلمہ آخر مصدر ممالہ مین ملحق ہوکر مصدر مین صیغہ مستقبل کے معنی پیدا کردیتا ہے۔ لیکن جس مصدر ممالہ کے آخر مین یہ کلمہ آتا ہو اُسکے قبل کلمۂ نفی یعنے لفظ نہین کا بھی ضرور ہوتا ہے اور یہ نفی نفی تاکیدی ہوتی ہے۔ جیسے نہین آنے کا۔ نہین جانے کا۔ نہین کرنے کا۔ نہین مرنے کا کے محل پر ہرگز نہ آئے گا۔ ہرگز نجاے گا۔ ہرگز نہ کرے گا۔ ہرگز نمرے گا بولا جاتا ہے۔ فائدہ بعضے فصحا نے اِن کلمات کے استعمال کو ترک کردیا ہے اور اپنے متروکات سے لکھا ہے پس معلوم نہین کہ وجہ ترک کی کیا ہے۔

(کار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر فائدہ مصدریت کا بخشتا ہے جیسے پھٹکار۔ ڈھنکار۔ جھنکار۔ چھنکار۔ وغیرہ کہ ان الفاظ مین (کار) علامت مصدری ہے۔

(گا) یہ کلمہ استقبال کے صیغون کے آخر مین آتا ہے جیسے آئے گا۔ پائے گا جائے گا۔ اُٹھے گا بیٹھے گا۔ اور کبھی آخر مین بعضے کلمات کے آکر فائدہ نسبت کے معنے کا دیتا ہے۔ جیسے۔ اڑنگا۔ گرانگا۔ ننگا۔ دھڑنگا وغیرہ مین۔

(لائی) یاے معروف سے اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر مزدوا اُجرت کے

معنی کا فائدہ دیتا ہی۔ جیسے دُھلائی۔ کپڑون کے دُھونے کی اُجرت کو ڈھلائی بار برداری کی اجرت کو سِلائی کپڑے سینے کی اُجرت کو بولتے ہین۔

(ل) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین نسبت کے واسطے آتا ہے۔ جیسے بھڑل۔ بھڑ کے طرف منسوب کہ بھڑ مسخرہ کو کہتے ہین۔ اور کھٹمل۔ کھاٹ کی طرف منسوب کہ کھاٹ چارپائی کو کہتے ہین۔

(مہا) اک کلمہ ہے کہ بعضے کلمات پر مصدر ہو کر بزرگ اور بڑے کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے۔ مہاجال۔ مہادیو۔ مہاراج وغیرہ مین کہ مہاجال۔ بڑے جال کو۔ اور مہادیو۔ ہنود کے اک بڑے اوتار کو۔ اور مہاراج بڑے راجہ کو کہتے ہین۔

(نا) اک کلمہ ہے کہ ہندی مین واضح تر اور مشہور تر علامتِ مصدری یہی ہی یعنی بیشتر اسی کلمہ کو افعالِ امر حاضر کے آخر مین مصدر بنانے کے واسطے لاتے ہین جیسے آنا۔ جانا۔ ڈرنا۔ کرنا۔ رونا۔ ہونا۔ ہنسنا بولنا۔ اُٹھنا۔ بیٹھنا۔ دیکھنا۔ سُننا وغیرہ مین۔

تنبیہ ۔ درحالیکہ مفعول کسی فعل کا مؤنث ہو تو اُس حالت مین جو بعضے اس علامت مصدری یعنی کلمۂ نا کے الف کو یاے معروف سے بدل کر بولتے ہین۔ یعنے اس طرح کہ بات کرنی مشکل ہے۔ یا روٹی کھانی دُشوار ہو گئی۔ یا نماز پڑھنی آسان نہین۔ یہ محاورہ خاص فصحاے دہلی یا فصحاے متقدمین لکھنؤ کا ہے۔ فصحاے متاخرین لکھنؤ یون نہین بولتے

بلکہ یہ لوگ خواہ مفعول مؤنث ہو خواہ مذکر کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر نہین دیتے یعنے بات کرنا۔ روٹی کھانا۔ نماز پڑھنا ہی کہین گے۔ بات کرنی روٹی کھانی۔ نماز پڑھنی۔ نہ بولین گے کیونکہ ان کا قول یہ ہے کہ آج تک علامت مصدر کی سوا (نا) کے (نی) یاے معروف سے نہین سُنی اور قواعد زبان اُردو کے جامعین قدیم مین سے بھی کسی نے کہین نہین لکھی پس علامت کسی چیز کی کیونکر بدل سکتی ہے۔ کس واسطے کہ اگر شناخت ہی کسی شے کی بدل جائے گی تو وہ شے پہچانی ہرگز نہ جائیگی چنانچہ مؤلف ہیچمدان بھی اس قول کو مسلم رکھتا ہے اور اسی طرف ہے کہ کسی حال مین علامت مصدری کو تغیر دینا نہ چاہیے اور بحال خود ہی رکھنا چاہیے۔ فائدہ۔ چند مصدر زبان اُردو مین ایسے بھی استعمال پا گئے ہین جن کی ایک لفظ فارسی اور ایک لفظ ہندی سے ترکیب دی گئی ہے۔ جیسے گزرنا۔ گذارنا۔ شرمانا۔ گرمانا۔ فرمانا۔ خریدنا۔ ورغلانا وغیرہ کہ پہلا لفظ اِن مین فارسی کا ہے اور دوسرا لفظ ہندی کا یعنی گذر گزار۔ شرم۔ گرم۔ فرما۔ وغیرہ۔ یہ سب کلمات فارسی ہین اور کلمۂ نا۔ یا۔ انا۔ ہندی ہین۔

(نت) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے بھسمنت۔ نجنت۔ اور ظاہر اسادنت بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتا ہی۔ (نی) یاے معروف کے ساتھ اک کلمہ ہی کہ آخر اسما مین ملحق ہوکر تانیث اسم کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے اُونٹنی۔ شیرنی۔ سورنی۔ ہتھنی۔ ہندنی

راگنی۔ ناگنی۔ وغیرہ مین اور کہین نسبت کے معنے کا افادہ کرتا ہے
جیسے جوگنی۔ گونڈنی۔ نہرنی۔ وغیرہ مین۔ کہ جوگنی جوگ کی طرف
اور گونڈنی گونڈ کی طرف اور نہرنی نہ کی طرف کہ ناخن کو کہتے ہین منسوب
ہے۔ اور یاے مجہول کے ساتھ اک کلمہ ہے حروف روابط مین سے کہ
فعل متعدی کے فاعل کے بعد اثناے کلام مین آتا ہو چنانچہ بولتے
ہین۔ زید نے لکھا۔ عمر نے پڑھا یا کھایا۔ یا پایا یا لیا یا دیا۔

تنبیہ۔ یہ جو کبھی کلمۂ مذکور کو فعل لازمی کے فاعل کے بعد بھی لاتے ہین
یعنی یون بول جاتے ہین کہ زید نے رو دیا۔ عمر نے ہنس دیا۔ یہان مؤلف کے
نزدیک نے کے لانے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی اور بغیر نے ہی کے
بولنا فصیح معلوم ہوتا ہے۔ یعنی زید رو دیا۔ عمر ہنس دیا۔

(وا)۔ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین نسبت کا فائدہ دیتا ہے جیسے بندھوا۔
پابند کے معنے پر۔ اسیر اور قیدی کی طرف منسوب۔ اور پچھوا۔ پُروا باد مغربی
و باد شرقی کے معنی پر۔ پورب اور پچھم کی طرف منسوب۔ اور بھڑوا
قلتبان و دیوث کے معنی پر بھڑ کی طرف منسوب۔ کہ بھڑ مسخرے کو کہتے ہین۔
اور پچھوا۔ انگیا کے اس پارچہ کے معنی پر جو پس پشت ہوتا ہے۔ پیچھے
کی طرف منسوب۔ اور کلوا۔ سیاہ رنگ آدمی کا اسم لیکن وہ سیاہ رنگ
آدمی جو نہایت حقیر بھی ہو۔ کالے رنگ کی طرف منسوب۔

(وائی) یاے معروف سے یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین کبھی نسبت کے واسطے
آتا ہے۔ جیسے پچھوائی۔ پُروائی۔ چروائی۔ پکھوائی وغیرہ مین۔ اور پکھوائی

اُس ٹٹی کو کہتے ہین جو دیوار کے پاکھے کی جگہ لگائی جاتی ہی۔ اور کبھی یہ کلمہ مزدوا اُجرت کے معنی کا فائدہ دے جاتا ہی۔ جیسے پڑھوائی۔ لکھوائی۔ بکوائی۔ پکوائی۔ پسوائی۔ جڑوائی۔ کھدوائی۔ وغیرہ مین۔

(وار) یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر طرف اور جانب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے آگے وار۔ پیچھے وار۔ اوپر وار۔ نیچے وار۔ مین اور کبھی لائق اور سزاوار کے معنی کا افادہ کرتا ہی۔ جیسے بندھنوار۔ پروار۔ لگوار۔ کہ بندھنوار اُس رسن کو کہتے ہین جس مین باغبان کچھ پھول اور پھل اور پتے باندھ کر شادی کے گھرون کے دروازون لاکر باندھ دیتے ہین یعنے وہ رلیسمان جو خانہ ہاے شادی کے دروازون پر باندھنے کی سزاوار ہے۔ اور پروار۔ اہل خاندان اور کنبے کو کہتے ہین یعنے وہ لوگ جو لائق پرورش کے ہین۔ اور لگوار وہ شخص جو لائق دوستی و محبت کے ہو یعنے یار و آشنا۔

(وارا) یہ کلمہ آخر الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے اٹھوارا منسوب آٹھ کی طرف۔

(واری) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کسی شے کی کثرت کی جگہ کے معنے کا فائدہ بخشتا ہی۔ جیسے پھلواری۔ اُس جگہ کو کہتے ہین جہان پھولون کی کثرت ہو۔

(واڑ) راے ثقیلہ کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہی جیسے ادھواڑ۔ محل تنصیف کو کہتے ہین۔ اور پچھواڑ

وہ جگہ جہان کسی کے گھر اور خاندان کے مُردے دفن ہون۔ اور کہین نسبت کا فائدہ بخشتا ہی جیسے اَڑواڑ وہ ستون معروف جو اَڑانے کی طرف منسوب ہے اور اُڑانا۔ بھی اک ستون کا مشہور نام ہی اور کھچڑواڑ ہندوؤن کے اِک تیوہار کا نام ہی کہ مشہور ہی۔

(واڑا) یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین مکان اور جگہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہی۔ جیسے اگواڑا۔ پچھواڑا۔ وغیرہ مین۔

(واڑی) اِس کلمہ کے بھی معنی آخر کلمات مین کسی شے کی کثرت کی جگہ کے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے پنواڑی۔ اُس جگہ کو بولتے ہین۔ جہان پانون کی کثرت ہو۔

(والا) اک کلمہ ہے کہ افعال کے بعد آکر فاعل کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے آنے والا۔ جانے والا۔ ڈرنے والا۔ کرنے والا۔ اور اسما کے بعد آکر مالک اور صاحب کے معنے دیتا ہے۔ جیسے آنکھ والا۔ ناک والا۔ گیسوؤن والا۔ گھی والا۔ گوشت والا۔ رکھوالا۔ متوالا۔ وغیرہ۔ اور اگر افعال کا فاعل اور اسماے مذکور کا مالک وصاحب مؤنث ہوگا تو الف آخر اِس کلمہ کا یاے معروف سے تغیر پاکر بولا جائیگا جیسے آنے والی جانے والی۔ ڈرنے والی۔ کرنے والی۔ آنکھ والی۔ ناک والی۔ گھی والی رکھوالی وغیرہ۔

آئندہ ۱۲ ، رونده ۲۰ ، ترسنده ۱۲ ، کننده ۱۲ ، نگہبان ۱۲ ، شرابی ۱۲

(وان) نون کی اخفا کے ساتھ اک کلمہ ہی نسبت کا کہ آخر مین بعض کلمات کے آتا ہی جیسے سمیٹوان۔ لپیٹوان۔ سمیٹ اور لپیٹ کی طرف منسوب

اور پانچوان ساتوان آٹھوان نوان دسوان وغیرہ۔ کہ یہ کلمات پانچ اور سات اور آٹھ اور نو اور دس کے عدد کی طرف منسوب کیے جائین گے درحالیکہ معدود مذکر ہو۔ اور درصورتیکہ معدود مؤنث ہوگا تو پانچوین ساتوین۔ آٹھوین۔ نوین۔ دسوین۔ بولین گے۔ وان کے الف کو یاے معروف سے بدلکر۔

تنبیہ۔ یہ کلمۂ وان فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے جیسے تا وان۔ پنجوان وغیرہ مین پس مشترک ہے ہندی و فارسی دونون زبانون مین۔

(وانس) نون مخلوط التلفظ کے ساتھ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر معنی نسبتی کا فائدہ دیتا ہے جیسے اٹھوانس ہشت پہلو کو کہتے ہین کہ منسوب ہو آٹھ کے عدد کی طرف۔

(وانسا) نون مخلوط التلفظ کے ساتھ یہ کلمہ بھی آخر کلمات مین آکر مدت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ستوانسا۔ اٹھوانسا۔ اُس بچے کو کہتے ہین جو ساتوین اور آٹھوین مہینے ماں کے پیٹ سے پیدا ہو یعنے مدت حمل کے سات یا آٹھ مہینے کے گذرنے کے بعد پیدا ہو۔

(وٹ) اک کلمہ ہے کہ بعضے الفاظ کے آخر مین آکر کبھی صاحب کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے جیوٹ۔ مین کہ دلیر کے معنی پر آتا ہے اور کبھی ظرفیت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے دِیوٹ مین کہ چراغدان کے معنی پر بولا جاتا ہے اور کبھی نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے کروٹ مین کہ کر کی

طرف منسوب ہو اور اگر ہندی الاصل مین ہاتھ کو کہتے ہین۔

(ور) اک کلمہ ہے کہ آخر مین الفاظ کے فائدہ فاعلیت کا دیتا ہی جیسے گھٹور۔ لگور۔ وغیرہ مین واؤ مجہول سے کہ گھٹور اُس کنیز کو کہتے ہین جو اور کنیزون کی نسبت کام مین کمی کرے یعنے سب سے گھٹ کر کام کرے اور لگور یاری اور آشنائی کرنے والے کو کہتے ہین۔

(ہا) یہ اک کلمہ ہے کہ بعضے اعداد جمع کے آخر مین ملحق ہو کر کثرت بے حد اور جمعیت بیشمار کے معنی کا فائدہ بخشتا ہے۔ جیسے صدہا۔ ہزارہا۔ کروڑہا۔ مین کہ سیکڑون ہزارون کروڑن کے محل پر بولا جاتا ہی۔

تنبیہ۔ یہ کلمہ فارسی مین بھی اسی محل اور انھین معنی پر آتا ہے لیکن اس قدر فرق بیشک ہے کہ فارسی مین ہر اسم غیر ذی روح کی جمع کے لیے آتا ہے جیسے گلہا۔ باغہا۔ رنگ ہا۔ سنگ ہا۔ وغیرہ اور ہندی مین محض بعضے اعداد جمع کے آخر مین لایا جاتا ہی۔

(ہار) یہ کلمہ ظاہرا آخر بعضے الفاظ مین نسبت کے واسطے آتا ہی جیسے بیوپار۔ تیوہار۔ وغیرہ مین۔

(ہارا) یہ کلمہ آخر کلمات مین فاعلیت کے معنی دیتا ہی جیسے لکڑہارا کہ لکڑی کاٹنے والے کو کہتے ہین۔

(ہاری) یائے معروف سے یہ کلمہ بھی فاعلیت کے واسطے آتا ہی جیسے پسنہاری۔ آٹا پیسنے والی کو بولتے ہین۔

(ہٹ) تائے ثقیلہ کے ساتھ یہ کلمہ آخر کلمات مین آکر افادہ معنی مصدری کا

کرتا ہے جیسے اُوداہٹ۔ نلاہٹ۔ کڑواہٹ۔ جھنجھلاہٹ۔ گھبراہٹ
گرماہٹ۔ نرماہٹ وغیرہ مین۔ اور کبھی معنی نسبت کا افادہ کرتا ہی۔ جیسے
آہٹ مین کہ آہٹ منسوب آیندہ و روندہ کے پاؤن کی آواز کی طرف ہی۔
(ہند) نون غنہ کے ساتھ اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین افادہ معنی نسبتی کا
کرتا ہے جیسے بساہند۔ سڑاہند۔ کچاہند۔ وغیرہ مین کہ یہ تینون لفظ اک
قسم کی بوے بد کی طرف منسوب ہین۔
(ہر) اک کلمہ ہے کہ آخر الفاظ مین آکر کہین افادہ معنی مصدری کا کرتا ہے
جیسے آہر جاہر۔ کہ آنے جانے کے محل پر بولا جاتا ہے۔ اور کہین معنی نسبتی
کا فائدہ دیتا ہی جیسے اِدھر۔ اُدھر۔ جدھر۔ کدھر مین۔ جہت و
جانب کی طرف منسوب۔
(ہرا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین آکر کبھی معنی عدد و تہ جامہ وغیرہ کا
فائدہ دیتا ہے۔ جیسے اِکہرا۔ دُہرا۔ تہرا۔ چوہرا۔ کہ یکتا دوتا۔
سہ تا و چہار تا کا ترجمہ ہی۔ اور کبھی معنی نسبت کا فائدہ دیتا ہی جیسے
سنہرا منسوب برنگ طلائی۔ اور پہرہرا۔ تہرا۔ چہرہرا۔ وغیرہ مین۔
(یا) اِک کلمہ ہے کہ کبھی اُسے امر حاضر کے اُن صیغون کے آخر مین
کہ جن کے آخر مین الف ہے صیغۂ ماضی بنانے کے لیے لاتے ہین۔
جیسے آیا۔ پایا۔ بنایا۔ دکھایا۔ جلایا۔ وغیرہ مین۔ اور کبھی آخر اسما مین اُن کی
تصغیر کے واسطے ملحق کرتے ہین۔ جیسے انگیا کہ عورتون کی اصطلاح
مین اُس کو چھوٹا کپڑا بولتے ہین اور ڈبیا۔ درج کو چک سے عبارت ہے

اور بٹیا۔ سنگ خرد کو کہتے ہین۔ اور بِٹیا۔ دُختر صغیر السن کو بولتے ہین اور کبھی یہ کلمہ صفت اور نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے بڑھیا گھٹیا۔ وغیرہ کہ ان مین کلمۂ یا صفت کے لیے آیا ہے۔ اور جیسے تیلیا۔ سینکیا۔ موتیا۔ مونگیا۔ دودھیا۔ وغیرہ کہ اِن مین کلمۂ یا نسبت کا فائدہ بخشتا ہو اور کبھی افادہ فاعلیت کا کرتا ہے جیسے ٹوہیا تجسس و تفحص کرنے والے کو کہتے ہین۔ اور چالیا۔ چال کرنے والے اور فریبیا فریب دینے والے کے معنی پر بولا جاتا ہو۔ اور کبھی اس کلمہ کو محض تانیث اسما کے لیے آخر اسما مین لے آتے ہین۔ جیسے چڑیا۔ گُڑیا بُڑھیا۔ ہنڈیا۔ لُٹیا وغیرہ کہ یہ چڑا۔ گُڈا۔ بوڑھا۔ ہنڈا۔ لُٹا۔ لوٹا کے مؤنثات ہین۔ اور کبھی جب اسم جامد سے مصدر بناتے ہین تو افادہ تعدیہ کے واسطے نا جو علامت مصدری ہو اُس کے قبل کلمۂ یا کو بھی لے آتے ہین۔ جیسے ادھیانا مین کہ تنصیف یعنی کسی چیز کے آدھا کرنے کے معنی پر اور دھپیانا۔ مین کہ دھپین لگانے کے معنی پر اور سٹھیانا مین کہ مرد پیر کے بے عقل و خرد ہو جانے کے معنی پر مستعمل ہو۔

(یار) یہ کلمہ آخر کلمات مین ملحق ہو کر نسبت کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسے ہتھیار آلۂ حرب کے معنی پر منسوب ہاتھ کی طرف۔

(یارا) اک کلمہ ہے کہ آخر کلمات مین کبھی فاعلیت کے واسطے آتا ہو جیسے بھٹیارا۔ جو سرائن مین مسافرون کی خدمت کرتا ہے یعنی کھانا وغیرہ پکا کر کھلاتا ہو۔ اور گھسیارا۔ جو گھانس صحرا سے چھیل کر لاتا ہو اور شہر مین لا کر

بجتا ہو۔ اور بہیارا جو پانی لوگون کے گھرون مین باُجرت بھرتا ہے۔ اور
اندھیارا۔ جو آدمی کو اندھا کردیتا ہو یعنی ظاہر ہو کہ تاریکی مین کچھ انسان
کو نہین سوجھتا۔ اور کبھی آخر الفاظ مین یہ کلمہ صاحب کے معنی کا فائدہ
بخشتا ہو۔ جیسے دُکھیارا اور دمند یعنی صاحب درد کو کہتے ہین۔

(یالا) یہ کلمہ بھی آخر الفاظ مین دخل پاکر کبھی نسبت کا فائدہ دیتا ہے
جیسے بنیالا سانپ۔ بنیالی اروی۔ اکثر بول جاتے ہین۔ اور بنیالا۔ اِک
میوہ خاص کا بھی نام ہے۔ اور کوڑیالا وہ گیاہ جو خرمہرہ یعنی کوڑی سے
مشابہت رکھتی ہو اور وہ سانپ جسپر مانند کوڑی کے چتیان ہوتی ہین
اور کبھی کلمۂ یالا آخر کلمات مین صاحب کے معنی دیتا ہو۔ جیسے دڑھیالا
بڑی اور لنبی داڑھی والے کو کہتے ہین۔

(یت) اک کلمہ ہو کہ آخر الفاظ مین فاعل کے معنی پیدا کرتا ہو جیسے
بنکیت۔ بٹیت۔ بچیت۔ پھکیت۔ کرکیت وغیرہ مین کہ بنکیت سلحشوری
کرنے والے کو اور بٹیت۔ بٹا ہلانے والے کو اور بچیت فریب دینے
والے کو اور پھکیت۔ لکڑی پھیکنے والے کو اور کڑکیت نقابت کرنے والے
کو کہتے ہین۔

(یل) اک کلمہ ہو کہ آخر الفاظ مین کہین نسبت کے معنی کا فائدہ دیتا ہے
جیسے پھُلیل۔ غلیل۔ نکیل۔ اُس خوشبودار تیل سے عبارت ہے جو کسی پھُول
سے بسایا جاوے اور نکیل مہار شتر کو کہتے ہین یعنی وہ رسن جو اونٹ کی
ناک مین ڈالی جاتی ہو۔ منسوب بہ بینی شتر اور غلیل وہ کمان جس سے غُلہ

لگاتے ہین۔ منسوب بہ غلہ۔ اور جیسے بڑھیل۔ ڈُبیل۔ مین تحتانی ساکن اور
اُس کے فتحہ ماقبل کے ساتھ کہ بڑھیل منسوب بزنِ پیر۔ اور ڈبیل منسوب بشخص
مغلوب ہے اور لفظ چڑیل مین بھی ظاہرا اسی قبیل کے یِ لام معلوم ہوتے
ہین۔ یعنے نسبت کے واللہ اعلم بالصواب۔ اور کہین فاعل کے معنی پیدا
کرتا ہے۔ جیسے اڑیل۔ اپنے مقام سے نہ ہلنے والا۔ اور پڑیل ایک جگہ پڑا
رہنے والا۔ اور جیسے پائل اور گھائل مکسور الیا مین کہ پائل پانون کے
اک زیور کا نام ہے اور پانوٴن سے پیدا ہونے والے شخص کو بھی کہتے ہین
یعنی مان کے پیٹ سے جو پانوٴن پیدا ہوا ہو۔ سر سے نہ ہوا ہو۔ اور فیل جالاک
و تیز رو پر بھی پائل کا اطلاق کرتے ہین اور گھائل زخمی و فگار کے معنی پر آتا ہے
اور کہین یہ کلمہ مفعولیت کے معنی دیتا ہے جیسے سڑیل۔ سڑا ہوا۔ مریل مرا ہوا۔ اور
کہین صاحب کے معنی اس کلمہ سے مستفاد ہوتے ہین۔ جیسے کڑیل۔ جوان زور آور
تنومند و صاحب قوت کو کہتے ہین۔ فقط۔

قطعات تاریخ طبع رسالہ ہذا

از نتائج افکار سخنور برگزیدہ مقال جناب سید مرشد علی صاحب حنفی بغدادی

متخلص بعاصی و جمال از رشید تلامذہ مصنف

نام خندا نوا عد چند از زبان ہند	مطبوع و مشتہر شدہ ہر سو چہ ز اوستاد
سالش نوشت عاصی ہندی بفارسی	مطبوع شد قواعد اُردو چہ ز اوستاد
	۱۰ ۱۲ھ

ایضاً

وہ قواعد لکھ کے چھپوائے جلال استاد نے | قاعدہ دان بن گئے
اے جمال ریختہ گو کہدے یون تاریخ طبع | مستند اردو قواعد

ازنتیجۂ فکر سخنور عدیم المثال حکیم سید محمد مہدی کمال خلف حـ

چون قواعد حضرت والا نمودند جمع | ہر یکی مشتاق کشتہ
مصرع تاریخ سال طبع بنوشتم کمال | این قواعد جملہ بیش

ایضاً

عجب ہندی اصلی کے قواعد منتخب کچھ ہین | کرین گے قدر جامع جو ہین ہر اصل
کمال انکے سنین طبع بھی نایاب نکلے ہین | قواعد چند یہ بیشل نادر اصل ہندی